بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

خاں شاکر — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۱ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۱۴ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | ۲۱ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۸

54

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پونے دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ البتہ کھانسی کی شکایت ابھی ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ الحمد للہ۔

افسوس ہے۔ کہ میاں شمس الدین صاحب بھاگلپوری کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ نیز دولت بی بی صاحبہ زوجہ پیر محمد صاحب شاہ پور ضلع گورداسپور فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے کل دونوں کا جنازہ پڑھایا۔ اور موخر الذکر کو موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب دونوں کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

ہندو اخبارات میں شائع شدہ ایک بے بنیاد خبر

بعض ہندو اخبارات میں ایک عجیب و غریب خبر شائع ہوئی ہے "اگست ۱۹۴۳ء میں کرشن اوتار ہوگا۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئی" کے ڈبل عنوان کے ماتحت لکھا ہے:۔

"گورداسپور ۱۲ جنوری مرزا قادیان نے ایک نئی پیشگوئی کی ہے۔ کہ یکم اگست ۱۹۴۳ء کو بھگوان کرشن اوتار لیں گے۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کرشن اوتار کے ظہور کا ٹریکٹ ہندی میں چھپوا کر جگہ بجگہ تقسیم کیا جائے۔" (ٹریبیون ۱۹ جنوری)

بعض ہندو اخبارات میں غلط اور سرتاپا بے بنیاد خبروں کی اشاعت کی جو عام شکایت ہے۔ یہ اشاعت اسے تقویت دینے والی ہے معلوم نہیں۔ کہ اس کی اشاعت میں کونسی مصلحت تھی۔ ہندو اخباروں کی میدانِ صحافت میں ترقی کے دعووں کے ساتھ دنیا کی ایک نہایت اہم مذہبی تحریک سے اس قدر بے خبری مناسب نہیں۔ اور اس کے متعلق کسی خبر کو اشاعت دیتے وقت پوری ذمہ داری سے کام لینا چاہیئے۔ بالخصوص ایسی خبروں کے بارہ میں بہت احتیاط ضروری ہے۔ جو کسی کے مذہبی عقائد سے تعلق رکھتی ہوں پھر جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے مذہبی پیشوا کا ذکر ایسے ہی رنگ میں کرنا چاہیئے جس رنگ میں کہ دوسرے مذہبی پیشواؤں کا ذکر پسند کرتے ہیں یہ ایک عام اخلاقی بات ہے جو کسی حالت میں نظر انداز نہ ہونی چاہیئے۔

ہمارے ان معاصرین کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ اب کسی کرشن اوتار کی منتظر نہیں اس کا عقیدہ یہ ہے کہ کرشن کا اوتار ہو چکا۔ اور نہ ہی اس بارہ میں کوئی نئی پیشگوئی کی گئی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے ہی ہمارے نزدیک کرشن اوتار کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرشن ہونے کا دعویٰ ۱۹۰۴ء میں فرما چکے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں۔ کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ روحانی حقیقت کے رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ ...... واضح ہو۔ کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک کامل انسان تھا۔ جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور باقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔ جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا۔ کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا ...... سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳-۳۴)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عرصہ ہوا۔ ایک ٹریکٹ بعنوان "وہی ہمارا کرشن" شائع کر کے یہ پیغام ہندو بھائیوں تک اچھی طرح پہونچا دیا تھا۔ اس میں حضور نے فرمایا:۔

"اے ہندو بھائیو! اسی طرح اس زمانہ کا اوتار کسی خاص قوم کا نہیں۔ وہ مہدی بھی ہے کیونکہ مسلمانوں کی نجات کا پیغام لایا۔ وہ عیسیٰ بھی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کی ہدایت کا سامان لایا ہے۔ وہ نہہ کلنک اوتار بھی ہے۔ کیونکہ وہ تمہارے لئے ہاں اے ہندو بھائیو! تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی محبت کی چادر کا تحفہ لایا ہے۔"

آج سے چند سال قبل ایک ہندو اخبار میں اس امر کا اعتراف کیا جا چکا ہے۔ کہ اس زمانہ میں مختلف ادیان میں موعود کی آمد کی پیشگوئیاں ایک ہی موعود کی ذات میں پوری ہوں گی۔ لکھا ہے:۔

"نہہ کلنک اوتار آ۔ آ اے امام دو جہاں
منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کب تیرا ظہور
تو مسلمانوں کا مہدی۔ تو نصاریٰ کا مسیح
تو شہِ سکان ہستی تو شہنشاہ طیور"
(وید بھارت کرشن نمبر اگست ۱۹۳۷ء)

ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ ہندو اخبارات جماعت احمدیہ کے متعلق قلم اٹھاتے ہوئے زیادہ ذمہ داری سے کام لیا کریں گے۔

> **حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد**
>
> تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے
> تمام جماعتوں و افراد کو یہ تاریخ یاد رکھنی چاہیئے۔ اور اس سے پہلے پہلے سال نہم کے وعدے میرے نام پر یا تحریک جدید کے دفتر میں بھجوا دینے چاہئیں
>
> خاکسار:۔ مرزا محمود احمد
> خلیفۃ المسیح الثانی

اخباری کاغذ کے استعمال میں مزید تخفیف

اخبارات نے کاغذ کی قلت کے پیش نظر پہلے ہی اپنی ضخامتوں میں کافی سے زیادہ کمی کر رکھی تھی۔ اور اب کسی مزید تخفیف کی گنجائش نہ تھی۔ پھر نہ معلوم حکومت ہند نے کیوں اخباروں کے کوٹہ کو اور زیادہ تخفیف میں لانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ حکومت کا تازہ پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ چونکہ جہازوں میں جگہ کی قلت کے باعث اخباری کاغذ شمالی امریکہ سے بہت تھوڑی مقدار میں لایا جا سکے گا۔ اس سے آئندہ کوٹہ سابقہ کوٹہ کا ۲۵ فیصدی ہوگا۔ گویا پہلے جتنا کاغذ کوئی اخبار تین ماہ میں خرچ کرتا ہے۔ اب اتنا کاغذ ایک سال میں خرچ کرے گا نہیں کہا جا سکتا۔ کہ حکومت کے اس فیصلہ کے بعد اخبارات کا کیا حشر ہوگا۔

ایسے نازک ایام میں اخباروں کی زندگی کو برقرار رکھنے کی طرف حکومت کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اخبارات [illegible] ہندوستان میں بیدار [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اجتماعی دعا

کنری (سندھ) ۱۸ جنوری۔ شریف احمد صاحب نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے شائع شدہ مضمون کے مطابق کل یہاں احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ کے لئے اجتماعی دعا کی۔ اور پانچ بکرے صدقہ کئے۔

یوپی کے تبلیغی دورہ کے متعلق ضروری اعلان

یوپی کی تمام جماعتوں کو دورہ کا پروگرام بھیج دیا گیا ہے۔ جس کے متعلق اگر کسی جماعت کی طرف سے کوئی تبدیلی کروانے کی اطلاع ۲۵ جنوری تک موصول نہ ہوئی۔ تو اسی پروگرام کو اخبار الفضل میں شائع کر دیا جائے گا۔ قبل ازیں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ دورہ سے متعلق جماعتیں اپنے اپنے وعدہ کی رقم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب بھوالی سینی ٹوریم نینی تال کو بہت جلد بھجوا دیں۔ ایسے احباب نے بہت جلد بھجوا دی ہوگی۔ محمد خالد صاحب آف جھانسی کی طرف سے مبلغ بیس روپے دفتر میں براہ راست پہنچ چکے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

عزّت کا طریق

ہماری عزت اللہ کے لئے ہے۔ اور معزز وہ ہے جو اللہ کا ہو جائے۔ جو اللہ سے دور جا رہا ہے وہ معزز نہیں بلکہ ذلیل ہے۔ پس ہاتھ میں کسی اور سر پر ٹوکری اٹھانے والا جو اس کام کو محض اللہ کی خاطر حقیر نہیں جانتا وہ بہت عزت کا مستحق ہے۔ خواہ اس کے جسم پر چیتھڑے ہوں۔ اور دنیا والے اس کو ذلیل و حقیر کہیں۔ اور ہاتھ میں شاہی عصا اور سر پر جواہرات سے مرصع تاج پہننے والا اگر خدا کے ساتھ نہیں تو وہ بہت ہی ذلیل و حقیر ہے۔ خواہ دنیا اسے اپنا سر تاج قرار دے۔ کیونکہ ہماری عزت ... کے پاس ہے۔ جو اس کے پاس آتا ہے اسے عزت ملتی ہے اور جو اس سے بھاگتا ہے عزت اس سے کنارہ کرتی ہے۔ ہم اگر خدا کے حضور معزز بننا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں بھی حصول عزت کی ان راہوں پر چلنا چاہیئے جنہیں خدا نے عزت کا طریق قرار دیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہاتھ سے کام کرنے کے متعلق فرماتے ہیں۔ "جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے۔ اور جو کام نہیں کرتا ... وہ اپنی قوم اور خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے" (مشعل راہ ص۱۶)

پس ہم وقار عمل میں اپنی ہتک کیوں محسوس کریں؟ جبکہ عزت اسی میں ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہر رکن کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ ہفتہ میں چار بار اپنے ہاتھ سے مشقت کا کام کرے بجائے (قائد خدام الاحمدیہ) کا فرض ہے۔ کہ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان ارشادات کی تعمیل میں اپنے ہاں وقار عمل کی روح کو قائم رکھیں۔ اور اپنی باقاعدگی میں فرق نہ آنے دیں۔ خدا تعالےٰ کا فضل ہم سب کے شامل حال ہو۔ آمین۔ خاکسار ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آ رہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زائد گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائلپور سرگودھا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری ملتان، شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم نکلنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے اخراجات ۳۰ ہزار سے زائد ہو چکے ہیں۔ آمد آج تک صرف مبلغ ۲۱۸۱۹ ہوئی ہے۔ اس لئے عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی جماعتوں کے بقایا داروں دوستوں سے جلسہ سالانہ کا چندہ وصول کر کے جلد مرکز میں ارسال کریں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

قربانی کی کھالیں اور عہدہ داران جماعت

اکثر جماعتوں کی طرف سے تا حال کھال قربانی کی رقوم وصول نہیں ہوئیں۔ تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ قربانی کی کھالوں کی رقوم جلد تر مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

کتاب ضیاء الحق کا امتحان ۲۳ فروری کو ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ضیاء الحق کا امتحان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انشاء اللہ العزیز ۲۳ فروری ۱۹۴۳ء بروز اتوار ہوگا۔ تمام مجالس کے قائدین کرام کو چاہیئے کہ بہت جلد امیدواروں کی فہرستیں معہ فیس داخلہ ارسال کر دیں۔ گزشتہ امتحانوں کی اسناد بھی پرچوں کے ساتھ ارسال کر دی جائیں گی۔ خاکسار مرزا منور احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر چین اور ہندوستان کے متعلق

ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے اخبارات میں لنڈن سے ۱۸ جنوری کی خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بی بی سی سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ جنرل چیانگ کائی شیک کی قیادت اسی طرح واضح اور بین دلیل ہے۔ کہ چین بھی جاپان کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے گا۔ چین میں ہندوستان کی سیاسی ترقی کے متعلق بڑے اچھے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اہل چین کا خیال ہے کہ یہ دونوں قومیں اختتام جنگ کے بعد بھی آئین نو کی تشکیل میں حصہ لیں گی۔ ہندوستان کی جنگی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خان نے کہا کہ ہندوستان آخری دم تک جنگی مساعی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا رہے گا اس لئے خواہ اس کو کتنی قربانیاں ہی کیوں نہ کرنی پڑیں۔ فتح کے بعد یقیناً اس کو بھی آزادی نصیب ہوگی۔ اور اس کا حق بھی کامن ویلتھ کے دوسرے ملکوں کی طرح ہوگا۔

چندہ برائے مسجد احمدیہ سری نگر

احباب کرام کو علم ہے کہ سرینگر میں جماعت احمدیہ اپنی مسجد و مہمان خانہ بنانے کی سعی کر رہی ہے۔ اس کے لئے حکومت کشمیر نے چار کنال زمین دی ہوئی ہے۔ اس مسجد کے لئے ۱۵ ہزار روپیہ جمع کرنے کی اجازت ناظر صاحب بیت المال نے عنایت کی ہوئی ہے۔ گزشتہ سال مولوی عبد الواحد صاحب مدیر اصلاح نے ہندوستان کے مختلف مقامات کا دورہ چندہ کی فراہمی کے لئے کیا تھا۔ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے پھر مولوی صاحب کو اسی کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ ضلع ملتان منٹگمری، ڈیرہ غازیخاں، ریاست بہاولپور کے دورہ پر روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب ان سے تعاون فرمائیں۔ خاکسار (خلیفہ) عبد الرحیم پریذیڈنٹ احمدیہ مسجد کمیٹی سرینگر

اعلان نکاح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۲ء کو میرے لڑکے بشیر احمد کا نکاح بعقیلہ بیگم بنت ملک برکت علی صاحب گجرات سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار راجہ علی محمد مہتمم بندوبست لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ اڑیسہ کے لئے مولوی سید ... [illegible]

دعائے مغفرت: چودہری اللہ دتا صاحب باجوہ ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ... ۸۰ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

تاریخ سلسلہ سے تعلق رکھنے والے اوراق پارینہ کا مطالعہ

براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس پر جو ریویو کیا تھا۔ اس کے صرف ایک دو اقتباسات عام طور پر سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اس میں ان کے علاوہ اس قسم کے اور بھی کئی مفید اقتباسات موجود ہیں۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

مولوی صاحب لکھتے ہیں

(۷)

"اس کتاب کے چار حصے طبع ہو کر ہماری نظر سے گزرے ہیں۔ ہم قبل اس کے کہ اس پر رائے زنی کریں اس کے اکثر مطالب کی تلخیص مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اس کتاب کی خوبی اسی سے ظاہر ہو۔ اور جو کچھ ہم اس کی نسبت کہیں۔ اس میں کسی کو مبالغہ کا گمان نہ ہو۔ اس کے حصہ اول میں تو صرف سبب تالیف بیان ہوا ہے۔ اور اس کتاب کے جواب پر دس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار بقلم جلی درج کیا گیا ہے اس اشتہار کی نسبت ہم یہ رائے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہ مؤلف کی کمال ثابت قدمی اور عالی ہمتی پر دلیل ہے۔ اور مخالفین اسلام پر خدا تعالیٰ کی جانب سے کامل حجت قائم ہوئی ہے" (رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ بابت جون ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۵۸)

اس کے بعد ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے ساری کتاب کا نہایت قابلیت سے خلاصہ پیش کیا ہے جس کے پڑھنے سے کتاب کے مطالب عالیہ کا علم ہو سکتا ہے اس کے بعد لکھا ہے۔ کہ

(۸)

"یہ اس کتاب کا خلاصہ مطلب ہے۔ اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آج تک۔ اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے۔ تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے۔ جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہمو سماج سے اس زور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کے نشان دہی کرے۔ جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھا لیا ہو۔ اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوے کیا ہو۔ کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو۔ وہ ہمارے پاس آ کر اس کا تجربہ و مشاہدہ کر لے۔ اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔" (ایضاً صفحہ ۱۶۹)

ایسی مہتم بالشان معرکۃ الآرا تالیف جب پبلک میں آئی۔ تو اس کی مخالفت کا خیال عیسائیوں، برہموں، آریوں کو ابھی آیا بھی نہ تھا۔ کہ بعض اسلام کے مدعی اور اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین کہلانے والے مسلمان ملاؤں نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ یہ لوگ کون تھے اور کیوں انہوں نے ایسی زبردست اور لاثانی تصنیف کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس کے متعلق ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ ہی کا تحقیقی بیان زیادہ صحیح اور مستند ہوگا۔ ان اسلام کے نام لیوا ملاؤں کی مخالفت اور اس کے وجوہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

(۹)

"مگر افسوس صد افسوس سب سے پہلے اس کتاب کی خوبی و حق اسلام نفع رسانی سے بعض مسلمانوں ہی نے انکار کیا ہے اور برطبق و تجعلون رزقکم انکم تکذبون۔ اس احسان مؤلف کے مقابلہ میں کفران کر کے دکھا دیا۔ ان کے اس انکار و کفران کا مورد و موجب مؤلف کتاب کے وہی الہامات ہیں جو اس کتاب کے اخص برکات سے ہیں۔ ان الہامات کو بعض مسلمان امرتسری تو صرف غیر صحیح و غیر ممکن و ناقابل تسلیم بتلاتے ہیں۔ اور بعضے (لدھیانہ والے) ان کو کھلم کھلا کفر قرار دیتے ہیں" (اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۷۰-۱۷۱) آگے چل کر امرتسری مخالفین کے متعلق لکھا ہے کہ

(۱۰)

"امرتسر کے مسلمانوں کے اس انکار کا باعث ان کی نافہمی اور بے ذوقی اور کسی قدر عموماً اہل السنۃ و اہل باطن سے گوشہ تعصبی ان کو خاص کر مؤلف براہین احمدیہ سے کچھ عداوت نہیں ہے۔" (ایضاً حاشیہ صفحہ ۱۷۲)

مگر لدھیانوی مخالفین کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حسد و عداوت تھی۔ اور ان کی مخالفت نافہمی اور بے ذوقی سے باعث نہ تھی۔ بلکہ اس کا موجب وہ حسد۔ بغض اور عداوت تھا۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

(۱۱)

"اس انکار اور کفران کا باعث لودھیانہ کے بعض مسلمانوں کو تو صرف حسد و عداوت ہے۔ جس کے ظاہری دو سبب ہیں۔ ایک یہ کہ ان کو اپنی جہالت (نہ اسلام کی ہدایت) سے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد و بغاوت کا اعتقاد ہے۔ اور اس کتاب میں اس گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کو ناجائز لکھا ہے لہٰذا وہ لوگ اس کتاب کے مؤلف کو منکر جہاد سمجھتے ہیں۔ اور ازراہ تعصب و جہالت۔ بغض و مخالفت کو اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے علانیہ طور پر ان کو منکر جہاد نہیں کہہ سکتے اور عام مسلمانوں کے روبرو اس وجہ سے ان کو کافر بنا سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ اس وجہ کفر کو دل میں رکھتے ہیں۔ اور بجز خاص اشخاص (جن سے ہم کو یہ خبر پہنچی ہے) کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔ اور اس کا اظہار دوسرے لباس و پیرایہ میں کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ براہین احمدیہ میں فلاں فلاں امور کفر یہ (دعوئے نبوت، اور نزول قرآن اور تعریف آیات قرآنیہ پائی جاتی ہیں) اس لئے اس کا مؤلف کافر ہے۔ بموقعہ جلسہ دستار بندی مدرسہ دیوبند یہ حضرات بھی وہاں جا پہنچے۔ اور ایک لمبا فتویٰ (تکفیر مؤلف براہین احمدیہ کے خلاف) لکھ کر لے گئے اور علمائے دیوبند و گنگوہ وغیرہ سے ان پر دستخط و مواہیر ثبت کرنے کے خواستگار ہوئے۔ مگر وہ کفران کا اپنا خانہ ساز کفر تھا جس کا براہین احمدیہ میں کچھ اثر نہ پایا جاتا تھا۔ لہٰذا علمائے دیوبند و گنگوہ نے ان فتووں پر مہر و دستخط کرنے سے انکار کیا۔ اور ان لوگوں کو تکفیر مؤلف سے روکا۔ اور کوئی ایک عالم بھی ان کا اس تکفیر میں موافق نہ ہوا۔ جس سے وہ بہت ناخوش ہوئے۔ اور بلا ملاقات وہاں سے بھاگے۔ اور کانہم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ کے مصداق ہے۔ ناظرین ان کا یہ حال سن کر متعجب۔ اور اس امر کے منتظر ہوں گے۔ کہ ایسے دلیر اور شیر بہادر کون ہیں۔ جو سب علماء وقت کے مخالف ہو کر ایسے جلیل القدر مسلمان کی تکفیر کرتے ہیں۔

. . . . . . ان کے دفع تعجب اور رفع انتظار کے لئے ہم ان حضرات کے نام بھی ظاہر کر دیتے ہیں۔ وہ مولوی عبد العزیز اور مولوی محمد وغیرہ پسران مولوی عبد القادر ہیں۔ جن سب کا ۱۸۵۷ء سے باغی و بدخواہ گورنمنٹ ہونا ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ جلد ۶ وغیرہ میں ظاہر و ثابت کر چکے ہیں۔ اور اب بھی پبلک طور پر سرکاری کاغذات کی شہادت سے ثابت کرنے کو موجود و مستعد ہیں۔ اگر وہ یا کوئی ان کا ناواقف معتقد اس سے انکار کرے۔" (۱) (حاشیہ صفحہ ۱۷۱-۱۷۲)

(معلوم ہے کہ یہ مولوی کون تھے۔ یہ مجلس احرار کے صدر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے جد بزرگوار تھے (خاکسار ناقل)

"دوسرا سبب یہ کہ انہوں نے باستعانت بعض معزز اہل اسلام لودھیانہ بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہ عام لودھیانہ ایک مدرسہ قائم کرنا چاہا تھا۔ اور اس مدرسہ کے لئے لودھیانہ میں چندہ ہو رہا تھا۔ کہ انہی دنوں مؤلف براہین احمدیہ باستدعا اہل اسلام لودھیانہ میں پہونچ گئے۔ اور وہاں کے مسلمان ان کے فیض زیارت اور ان کے شرف صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان کی برکات اور اثر صحبت کو دیکھ کر اکثر چندہ والے ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور ایک چندہ کے بہت سے روپے طبع و اشاعت براہین احمدیہ کے لئے مؤلف کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ اور مولوی صاحب مذکور تہیدست ہو کر ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اس امر سے بھی ان حضرات کو بھڑکایا۔ اور مؤلف کی تکفیر پر آمادہ کیا۔ جن کو ان باتوں کے صدق میں شک ہو۔ وہ ہم کو اس امر سے مطلع کرے۔ ہم لودھیانہ کے عمدہ اور روز طور پر ان باتوں کی تصدیق کرا دیں گے (باللہ التوفیق)

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۷۱-۱۷۲ ۱۸۸۴ء)

تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک قابل تقلید قربانی

خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی سلمہ اللہ تعالیٰ کا تنہ جب تحریک جدید شروع ہوئی۔ تو اس وقت سے پنشن پر ہیں۔ سال اول کی تحریک کے وقت ان کو ۲۷۰ پنشن مل رہی تھی۔ آپ نے سال اول میں اپنی طرف ۱۵ علاوہ اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف ۱۰ کل ۲۲۰ روپیہ دیئے۔ جو ان کی ایک ماہ کی پنشن سے ۲۵ فیصدی اضافہ کے ساتھ ہیں۔ آپ ہر سال بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ سال ہشتم میں آپ نے نصف پنشن کمیوٹ کرا دی۔ اور ۱۳۵ ماہوار رہ گئی۔ مگر تحریک جدید کے چندہ میں کوئی کمی نہ کی۔ سال ہشتم کا وعدہ اہلیہ صاحبہ ۱۰۱/۱۲ تھا۔ اور پنشن سے اسے پورا نہ ہوتا دیکھ کر آپ نے اپنی ایک زمین تحریک جدید کے چندہ میں دیدی اور سال نہم کا وعدہ ۲۲/۱۰۱/۱۰ اور سال نہم کا ۲۵۰/۱۰/۱ کیا۔ مگر آمد سے پوری ادائیگی نہیں کر سکتے اور کہا کہ میں ایک جائداد وقف کرتا ہوں۔ میرا اس سال نہم کا وعدہ

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی تقریر پر ایک نظر

پیغام صلح مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۴۳ء میں شیخ عبدالرحمن صاحب لاہوری مصری کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے جو انہوں نے غیر مبائعین کے سالانہ جلسہ پر کی۔ اس تقریر سے ظاہر ہے کہ مصری صاحب اب پورے طور پر پیغامیت میں جذب ہو چکے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے انکار کا۔ کہ مصری صاحب پھسلتے پھسلتے آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے بھی منکر ہو بیٹھے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کی حیثیت میں ہی قبول کیا تھا۔ اور آپ میں اور دیگر انبیاء میں نفس نبوت کے لحاظ سے کوئی فرق یقین نہ کرتے ہوئے قبول کیا تھا۔ اور پھر آپ تمام جماعت احمدیہ کا بھی یہی مذہب قرار دیتے رہے۔ چنانچہ وہ اپنی تحریری شہادت میں جو نظارت تالیف و تصنیف میں محفوظ ہے لکھتے ہیں:۔ "میں حضرت صاحب یعنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا احمدی ہوں۔ میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی قسم کا نبی یقین کرتا تھا اور کرتا ہوں جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفس نبوت میں نہ اس وقت کوئی فرق کرتا تھا۔ اور نہ اب کرتا ہوں۔ لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کانوں میں کبھی نہیں پڑے تھے۔ بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ الفاظ جن معنوں میں استعمال ہوتے ہوئے میں نے دیکھے ہیں وہ میرے عقیدہ کے منافی نہیں۔ ان معنوں میں میں اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علی سبیل المجاز نبی سمجھتا ہوں یعنی شریعت جدیدہ کے بغیر اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت اور حضور کی اطاعت میں فنا ہو کر حضور کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کو حاصل کرنے والا نبی۔ میرے اس عقیدہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا"

عبدالرحمن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ۱۰ اگست ۱۹۲۵ء

مگر افسوس ہے کہ اب مصری صاحب غیر مبائعین کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زمرہ انبیاء سے خارج قرار دیتے ہیں۔ اور آپ کو صرف محدثین امت کے زمرہ میں داخل قرار دیتے ہیں۔

مصری صاحب کی بنیاد

مصری صاحب نے اپنی اس تقریر میں بطور تمہید یہ امر پیش کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کی پیروی سے بھی امتی نبی بنتے رہے جو محدثین امت تھے مصری صاحب نے اس خیال کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فقرہ پر رکھی ہے۔ جو یہ ہے۔ "سو ایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

ایک مطالبہ

مصری صاحب بتائیں کہ اگر اس فقرہ کا یہی مفہوم ہے کہ ہر ایک سچے مذہب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح اور آپ کی شان کے امتی نبی ہوتے رہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو خاتم النبیین کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں:۔ "آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" (حقیقۃ الوحی حاشیہ) یہ کیونکر درست ہیں۔ کیونکہ اگر اس جگہ نبی تراش سے مراد محدث تراش لیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا کہ تمام نبی ان معنوں کے لحاظ سے خاتم النبیین تھے اور ان معنوں کے لحاظ سے خاتم النبیین ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہاں یہ فرماتے ہیں کہ یہ قوت قدسیہ یعنی نبی تراش ہونے کی قوت کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ اس سے ظاہر ہے کہ جس قسم کا امتی نبی امت محمدیہ میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے ہو سکتا ہے۔ اس قسم کا امتی نبی پہلے دینوں میں ایک شخص بھی نہیں گزرا۔ اور یہ کہ مقام نبوت جو خاتم النبیین کے طفیل ملتا ہے محدثیت کے مقام سے بالاتر مقام ہے۔

مصری صاحب کی تشریح

مصری صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹ کی تشریح کی جس میں حضور نے اپنے تئیں امت محمدیہ میں نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص فرد قرار دیا ہے۔ بیان کیا ہے:۔ "امتی نبی ہونا اور چیز ہے۔ اور امتی نبی کا نام پانا اور چیز ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو امتی نبی ہو وہ امتی نبی کا نام بھی ضرور پائے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی صفت کا اطلاق کسی شخص پر اس وقت تک نہیں کیا جاتا۔ جب تک وہ صفت اس شخص میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے انتہائی کمال تک نہ پہنچ جائے۔ انتہائی کمال تک پہونچنے سے قبل قبل تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ فلاں صفت فلاں فلاں انسان میں پائی جاتی ہے۔ لیکن وہ صفت بطور نام کے اسی وقت استعمال کی جائے گی۔ جبکہ وہ اپنے انتہائی کمال پر پہنچ جائے گی۔ اس امر کو واضح کرنے کے لئے حضرت اقدس کی کتب میں بعض مثالیں دی گئی ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جس قدر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام گزرے ہیں۔ وہ سب محمدؐ اور احمدؐ تھے۔ یعنی خود بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی ان کی تعریف کی جاتی تھی۔ لیکن چونکہ محمد اور احمد ہونے کی صفات ان کے اندر اپنے انتہائی کمال کو نہ پہنچی تھیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو محمدؐ اور احمدؐ کے ناموں سے نہیں پکارا گیا۔ لیکن یہ دونوں صفتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں اپنے انتہائی کمال کو پہنچ گئیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھ دیا گیا۔ اسی طرح حضور فرماتے ہیں کہ اگرچہ دنیا میں بعض سے افراد اور قومیں اللہ تعالیٰ کے راستہ سے بھٹکی ہوئی موجود تھیں۔ لیکن ضال کا نام صرف عیسائی قوم کو دیا گیا۔ کیونکہ صفت ضلالت اسی قوم میں اپنے انتہائی کمال کو پہنچی۔ پس ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کو جو امتی نبی کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ اور کوئی امتی نبی دنیا میں ہوا ہی نہیں۔ بلکہ اس کا صرف اتنا ہی مطلب ہے۔ کہ تمام اولیاء اور محدثین امتی نبی تو تھے۔ اور حضرت اقدس بھی اسی جماعت کے ایک فرد ہیں۔ لیکن وہ بات جس کی وجہ سے محدث اور ولی کو امتی نبی کا نام دیا جاتا ہے۔ حضرت اقدس سے قبل ابھی اپنے انتہائی کمال کو نہیں پہونچی تھی۔ اس لئے حضرت اقدس سے قبل محدثین کو گو وہ بھی امتی نبی تھے امتی نبی کا نام نہ دیا گیا۔ لیکن حضرت اقدس کے وجود میں جب وہ بات اپنے انتہائی کمال کو پہنچ گئی۔ تو حضور کو یہ نام بھی عطا کر دیا گیا۔ تا یہ نام اس بات پر دلالت کرے کہ حضور نے محدثیت کے تمام کمالات کو ختم کر دیا"

ایک اور مطالبہ

اس کے متعلق واضح ہو کہ قطع نظر اس سے کہ کامل امتی نبی کا مقام ایک منصب ہے محض صفت نہیں۔ میں مصری صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ان کی پیش کردہ مثالوں کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو محمدیت اور احمدیت کی صفات کے بدرجہ کمال حاصل کرنے سے محمد اور احمد کا نام ملا اور پہلے نبیوں کو یہ نام ان صفات کے بدرجہ کمال حاصل نہ کرنے کی وجہ سے نہ ملا۔ تو اب مصری صاحب بتائیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقعی اور درحقیقت محمدؐ تھے۔ یا بطور استعارہ اور مجاز کے۔ اگر آپ واقعی اور درحقیقت محمدؐ تھے۔ تو اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکالمہ مخاطبہ کی نعمت کو علیٰ وجہ الکمال حاصل کر لیا۔ تو آپ بھی واقعی اور درحقیقت نبی قرار پائے۔ نہ بطور مجاز اور استعارہ کے۔

اسی طرح ان کی دوسری مثال کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ جب عیسائیوں کی ضلالت کمال درجہ پر پہونچ جانے کی وجہ سے انہیں ضال کا نام دیا گیا۔ تو کیا عیسائی اس وقت واقعی درحقیقت ضال تھے۔ یا یہ نام ان کو استعارہ اور مجاز کے طور پر دیا گیا۔ اگر وہ واقعی اور درحقیقت ضال تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس مثال کے پیش نظر واقعی اور درحقیقت نبی ماننا پڑے گا نہ کہ مجاز اور استعارہ کے طور پر۔

مجاز کا لفظ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کیلئے تبدیلی عقیدہ کے بعد محض واسطہ کے اظہار کے لئے استعمال فرمایا ہے۔ (باقی دارد)

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

وصیاتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۴۰ :۔ منکہ منشی غلام یاسین ولد حکیم غلام محمد قوم سندھو جٹ پیشہ عارضی ملازمت عمر ساڑھے بائیس سال بیعت خلافت ثانیہ ساکن دارالفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{43}$ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد پندرہ روپے تنخواہ اور سوا دو روپے تحط الاؤنس ہے۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ غلام یاسین مقیم دارالفضل

گواہ شد :۔ غلام رسول افغان قادیان۔

گواہ شد :۔ عبدالرحمن مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

نمبر ۶۳۴۱ :۔ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری عنایت اللہ لائل پوری قوم راجپوت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گوکھووال ۲۷۹ ڈاکخانہ ۲۷۵ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{42}$ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اپنی تمام جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔ زیور ایک جوڑی کانٹے مبلغ ۲۰ روپے۔ ایک عدد مندری مبلغ ۱۰ روپے دونوں سونے کی ہیں۔ اور مبلغ ۵۰۰ روپیہ حق مہر جس میں سے ۲۰۰ روپے میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہیں۔ اور مبلغ ۳۰۰ روپے کی ایک قطعہ زمین جو کہ حاجی خان صاحب کی کوٹھی کے مغرب کی طرف واقعہ ہے۔ اور اس کے شمال کی طرف بڑی سڑک ہے۔ اور جنوب کی طرف چھوٹی سڑک ہے۔ مشرق کی طرف کوٹھی حاجی خان صاحب۔ مغرب کی طرف سفید زمین حضرت میاں بشیر احمد صاحب واقعہ ہے۔ جو کل قطعہ ایک کنال کا ہے۔ اس کے دو حصے میرے خسر چوہدری محمد عبداللہ نے مجھے حق مہر میں دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت ۳۰۰ روپے اندازاً ڈالی ہے۔ اس کا تیسرا حصہ چوہدری علی محمد صاحب کا ہے۔ میں اپنے حصہ کی زمین کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی اور باقی تمام جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

الامۃ :۔ سعیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :۔ عنایت اللہ بقلم خود گوکھووال چک ۲۷۹

گواہ شد :۔ عبدالرحمن بقلم خود ساکن گوکھووال چک ۲۷۹

نمبر ۶۳۴۶ :۔ منکہ عبدالرحمن خاں ولد راجہ حیدر خاں صاحب قوم قریشی احمدی پیشہ جاگیردار عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن باڑی پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{42}$ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین ملکیت خشکی زمین ۲۵ کنال۔ آبیہ زمین ۲۵ کنال } اس زمین کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس رقبہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی قیمت جو کہ ہماری جگہ مقرر ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دونگا۔ اس کے علاوہ جاگیر کی آمدنی حسب ذیل ہے :۔ زمین کا مالیہ ادا کر کے قسط ماگھ للعہ۔ قسط ساون للعہ۔ شالی جنس جاگیر ۲۷ خردار۔ آمدنی سکول للعہ باغ وغیرہ للعہ۔ یعنی کل میزان آمدنی جاگیر مالعہ شالی ۲۷ خردار۔ اس نقدی و جنس جاگیر کا $\frac{1}{10}$ حصہ سالانہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میری کوئی اور آمدنی ہوئی۔ تو اس کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ کروں۔ تو وہ مجرا دیا جائے۔ مندرجہ بالا ملکیت زمین جس کا ذکر سب سے پہلے میں نے کیا ہے یعنی خشک زمین ۲۵ کنال اور آبیہ زمین ۲۵ کنال جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی قیمت انشاء اللہ میں اپنی زندگی میں داخل کر دونگا۔ اور اگر ادا نہ ہوا۔ تو میرے ورثاء سے وصول کی جائے۔

نوٹ :۔ زمین کی قیمت کیلئے یعنی کیا کچھ ہوگی انجمن احمدیہ باڑی پورہ کے پریذیڈنٹ سے دریافت کر لیا جائے۔

العبد :۔ عبدالرحمن خاں ولد راجہ حیدر خاں باڑی پورہ

گواہ شد :۔ غلام رسول شاہ باڑی پورہ۔ گواہ شد :۔ عبدالواحد مبلغ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۱۹ر جنوری۔ برطانی فوجوں نے اراکان کے علاقہ میں جاڈ سٹا کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن نے یہاں معمولی مقابلہ کیا۔ اس علاقہ میں لڑائی جاری ہے۔ جزیرہ نما مایو میں بھی برطانی فوج دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہے۔ اور کچھ آگے بھی بڑھ گئی ہے۔ جاڈ سٹا یائے ڈاون کے گاؤں سے بیس میل شمال مشرق میں ہے۔ آسام کے سرحدی مورچوں پر گشتی دستوں کی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ برطانی ہوائی جہازوں نے چنولن ایاداکی اور اکیاب میں دشمن کے جہازوں پر حملے کئے۔ دشمن کے طیارے مقابلہ پر نہیں آئے۔ ۱۸ر جنوری کو ٹانگو کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ اکیاب کے شہر پر بھی بم برسائے گئے۔ اتوار کی رات کو جنوب مشرقی بنگال میں دشمن کے ہوائی جہازوں نے کچھ بم گرائے۔ جس سے سامان کا معمولی نقصان ہوا۔ کوئی آدمی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۹ر جنوری۔ آٹھویں فوج اب مسیراطہ سے بیس میل آگے نکل گئی ہے۔ اور اس مورچہ کے جنوبی سرے پر اس نے دشمن کو نبی ولید کے مقام سے نکال دیا ہے۔ دشمن برابر پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اور اتحادی ہوائی جہاز اس پر شدید بمباری کر رہے ہیں۔ ٹریپولیٹینیا کے علاقہ میں دشمن کی سب سے بڑی ہوائی چھاؤنی پر اس قدر شدید بمباری کی گئی۔ کہ بیس جگہ آگ لگ گئی۔ تائینس اور سوس پر بھی حملے کئے گئے۔ ٹریپولی کی بندرگاہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ جس سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ ٹیونس میں شدید بارشوں کی وجہ سے میدانی کارروائی بند ہے۔ مگر گشتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ فرانسیسی گشتی دستوں نے دشمن کے کچھ آدمی پکڑ لئے اور کچھ سامان پر قبضہ کر لیا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے دُور دراز تک دشمن کے کمک اور رسد کے رستوں پر بم برسائے۔ مراکو ریڈیو کا بیان ہے کہ فرانسیسی فوجیں مشرقی ریگستان کو پار کر کے ٹریپولیٹینیا میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور تین اہم جگہوں پر قبضہ بھی کر چکی ہیں۔

ماسکو ۱۹ر جنوری۔ ماسکو کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمنوں نے لینن گراڈ کے گرد نو میل کے علاقہ میں جو مورچے بنا رکھے تھے انہیں توڑ دیا گیا ہے۔ ایک روسی فوج نے شہر کے اندر سے حملہ کیا تھا۔ اور دوسری باہر سے شہر پر حملہ آور ہوئی تھی۔ اور اب دونوں مل چکی ہیں۔ اب روسی دالگا جانے والی ریلوے لائن کو استعمال کر سکیں گے۔ وینکی لکی کے علاقہ میں روسی فوجوں نے چھ مضبوط جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ورونیش کے جنوب میں جو حملہ شروع کر رکھا ہے۔ اس میں بھی کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ اب روسی فوج رسٹوف سے اسی میل ہے۔ جو مختلف اطراف سے اس شہر پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ شمالی کاکیشیا میں روسی ورشیلوف کی طرف برابر بڑھ رہے ہیں۔ اور اب صرف ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جرمن ریڈیو اپنی شرمناک شکستوں کو چھپانے کے لئے کہہ رہا ہے کہ جرمن فوجیں اپنی سوچی ہوئی تجاویز کے مطابق پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ تاکہ محاذ جنگ کو چھوٹا کیا جا سکے۔

لنڈن ۱۹ر جنوری۔ نیوگنی میں سانانندا کے گاؤں پر اتحادی قبضہ ہو چکا ہے۔ اور اتحادی فوجیں مل کر اس علاقہ میں حملے کر رہی ہیں۔ اس علاقہ میں جو جاپانی فوج باقی ہے۔ اسے ایک چھوٹے سے علاقہ میں گھیر لیا گیا ہے۔ نیوگنی کے شمالی کنارے کے پاس آٹھ ہزار ٹن کے ایک جاپانی مال بردار جہاز کو ڈبو دیا گیا۔

لنڈن ۱۹ر جنوری۔ برطانی طیاروں نے کل رات دشمن کے پانیوں میں سرنگیں بچھائیں۔ اس کے علاوہ شمالی فرانس میں ریل گاڑیوں پر بم برسائے۔ اور ہالینڈ کے ساحل کے پاس دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کر کے تین جہازوں کو سخت نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۱۹ر جنوری۔ وزارت بحر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ کے پاس اسوقت اتنا زبردست تجارتی بیڑا ہے کہ جنگ سے قبل بھی جاپان، اٹلی اور جرمنی میں سے کسی کے پاس نہ تھا۔ جنگ کے پچھلے گیارہ ماہ میں ۷۷۵ جہاز شامل کئے گئے ہیں اور انہی آدھے مڈل ایسٹ کی تمام فوجوں کو سامان مہیا کرنے کیلئے کافی ہیں۔

مدراس ۱۹ر جنوری۔ گورنر مدراس نے ایک تقریر میں کہا کہ گذشتہ سال ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہندوستان پر جاپان حملہ کریگا۔ مگر اب تو یقینی طور پر یہ خطرہ دُور ہو چکا ہے۔ اگر گذشتہ موسم بہار میں وہ حملہ نہیں کر سکا تو اس سال یا اگلے سال وہ ہرگز نہ کر سکیگا۔ اتحادی اب اس قدر طاقتور ہیں۔ کہ ان کی فتح یقینی ہے۔ اور ان کی جیت کے بعد دنیا کی ڈکشنریوں سے لڑائی کا لفظ مٹا دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۸ر جنوری۔ بغداد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محوریوں کے خلاف عراق کے اعلان جنگ کا سارے عراق میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔ بغداد میں بالکل سکون ہے اور شہر میں کوئی مظاہرہ نہیں ہوا۔ محوری ایجنٹوں نے اضطراب پیدا کرنے کی بہتری کوشش کی۔ اور اس قسم کی افواہیں پھیلاتے رہے کہ فیصلہ کا مطلب عام لام بندی اور عراقی افواج کو محاذ جنگ پر بھیجنا ہے۔ مگر ناکام رہے۔

بمبئی ۱۸ر جنوری۔ حکومت بمبئی نے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت میسرز کچھ راج اینڈ کمپنی سے ایک حکم کی تعمیل کرائی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ستر ہزار روپیہ کی رقم کو ضبط کر لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس رقم کے متعلق یقین کر لیا گیا ہے کہ یہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا سرمایہ ہے جسے یوپی کے ضلع سیتاپور میں ہندوستان شوگر ملز میں لگایا گیا ہے۔ میسرز کچھ راج اینڈ کمپنی اس کارخانہ کے مینجنگ ایجنٹس ہیں۔

لنڈن ۱۸ر جنوری۔ ڈیلی ہیرلڈ نے آج کے افتتاحیہ میں اس بات پر زور دیا ہے کہ روس اور چین کے ساتھ ابھی اور زیادہ اینگلو امریکن تعاون کی ضرورت ہے۔ جرمنی کی فوجی قوت کو کمزور کر دینے کی صورت میں روس نے جو شاندار امداد اتحادیوں کو پہنچائی ہے۔ اس کے مقابلے میں روس کو پہنچنے والی امداد کچھ حیرت انگیز نہیں۔

بمبئی ۱۸ر جنوری۔ چنگکنگ ریڈیو کا اعلان مظہر ہے کہ جاپانی فوج نے شمالی ریاست ہے شان میں تالو کو فتح کر لیا اور مونگ پان کی طرف پیشقدمی جاری رکھی۔ چینی فوج نے مونگ پان کے جنوبی علاقہ میں جاپانیوں کو روک دیا۔ اسی اثنا میں جاپان کی جو فوج مونگ لونگ پر حملہ کر رہی تھی۔ اسے شمال مشرقی سرحد پر روک دیا گیا۔ جاپانی فوج کو مونگ ہلائی سے مزید کمک پہنچ گئی۔ اس کے بعد زیادہ گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ سکانی کے مشرقی علاقہ میں فریقین کی افواج ابھی تک ڈٹی ہوئی ہیں۔ گذشتہ دوشنبہ کو چینی فوج نے مغربی سمت میں مقام تائی ہو پر قبضہ کر لیا اور اس علاقہ میں دشمن کا تعاقب کر رہی ہیں۔

چنگکنگ ۱۸ر جنوری۔ ۱۵ر جنوری کو اشیاء کے نرخوں کے تعین کا جو اعلان مرکزی حکومت نے کیا تھا۔ اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ آزاد چین کے مختلف حصوں میں چیزوں کی قیمتوں میں استحکام پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے نتائج بہت تسلی بخش ثابت ہوئے اور عوام حکومت کی زور شور سے مدد کر رہے ہیں۔

ماسکو ۱۸ر جنوری۔ شمالی کاکیشیا میں روسی فوجوں نے کیورسا نکا اور نرانس کاکیشین ریلوے کے متعدد اسٹیشنوں پر قبضہ کر لیا۔ اس محاذ پر روسی فوجیں جنرل میلنکوف کی قیادت میں لڑ رہی ہیں۔ اس محاذ پر ۲۴ر دسمبر سے لیکر ۱۶ جنوری تک روسی فوجوں نے ۳۵ جرمن ٹینکوں ۱۴۳ طیاروں ۲۷۴ توپوں ۲۲۳ خندقی موٹروں ۳۹۴ طیارہ شکن توپوں ۲۰۲ مشین گنوں، دس ہزار سے زائد رائفلوں، تین لاکھ پچاس ہزار توپ کے گولوں اور تین لاکھ طیاروں پر پھینکنے والے بموں ۸ ریلوے انجنوں ۱۵۲۵ ریل کے ڈبوں کے علاوہ بیشمار دیگر ذخائر جنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

دہلی ۱۹ر جنوری۔ ترک اخبار نویسوں کا وفد آج یہاں پہنچا۔ اس سے قبل یہ وفد برطانیہ، امریکہ اور جرمنی کا دورہ کر چکا ہے۔

دہلی ۲۰ر جنوری۔ گذشتہ شب جاپانی طیاروں نے کلکتہ پر حملہ کیا۔ اور بعض جگہ بم گرائے۔ دو جگہ آگ لگ گئی۔ مگر اس پر جلد قابو پا لیا گیا۔ سول ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ دشمن کے کم سے کم تین طیاروں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔

دہلی ۲۰ر جنوری۔ حکومت ہند کے محکمہ انفارمیشن و براڈ کاسٹنگ نے ترک اخبار نویسوں کے وفد کو ڈنر دیا۔ اس محکمہ کے سیکرٹری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ترکی کا یہ فعل نہایت قابل قدر ہے کہ اس نے ملک کے مختلف عناصر میں اتحاد پیدا کر رکھا ہے۔ وفد کے لیڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے ہندوستان میں آکر محسوس کیا ہے۔ کہ اس ملک کے باشندے اتحاد و یگانگت کیساتھ لڑائی کو فتح کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے!

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہوتے اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دُعا ہے۔ اور جسمانی علاج اٹھرا ردنسواں اُنوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولہ قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں تاکہ وقت پر کام آئے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب